سوال

انٹرنیٹ کے ذریعہ تعارف ہوااور منگنی کرلی لیکن دونوں کا آپس میں سمجھوتہ نہیں

جواب

لحمدللہ.

ں :

ہ پاس جوسوالات آتے ہیں ان کا جوابات دینے میں ہماری عادت ہے کہ اگر اس سوال میں کوئی شرعی غلطی ہو تو ہم اس غلطی پر ضرور تنبیہ کرتے ہیں ان بعض غلطیوں کا تعلق تو سوال کے ساتھ ہو سکتا ہے، لیکن کچھ کا اس سے تعلق نہیں ہوتا تو بھی ہم سائل کے لیے صحیح چیز بیان کرتے ہیں تاکہ خیر خواہی ہو سکے

م :

پ کے سوال میں ہم نے جو شرعی مخالفات پائی ہیں چاہے ان کا تعلق آپ سے ہے یا خاوند کے ساتھ وہ درج ذیل ہیں :

1- عورت کا محرم کے بغیر سفر کرنا :

سوال کرنے والی بہن کے درج ذیل قول سے ہم کو یہ سمجھ آئی ہے کہ :

"اب میں ایک بستی میں ملازمت کرتی ہوں جو میرے شہر سے ڈیڑھ سو کلو میٹر یعنی ڈیڑھ گھنٹے کی مسافت پر ہے ڈیڑھ گھنٹہ جانے اور ڈیڑھ گھنٹہ آنے میں لگتا ہے"

واقعتاً ایسا ہی ہے اور اس بہن کے ساتھ اس کا کوئی محرم نہیں ہوتا تو اسے یہ معلوم ہونا چاہیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"اللہ سبحانہ وتعالی اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والی عورت کے لیے محرم کے بغیر سفر کرنا حلال نہیں"

ء کی رائے ہے کہ سفر کے لیے عورتوں کا گروپ کافی ہے یعنی ان کا محرم ساتھ نہ ہو تو اکٹھی عورتیں مل کر سفر کر سکتی ہیں، یہ رائے صحیح نہیں اور عورت اس طرح سفر نہیں کر سکتی، بلکہ ہر عورت کو اپنے محرم کے ساتھ سفر کرنا چاہیے.

اس مسئلہ کی تفصیل معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (3098) اور (45917) اور (4523) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

2- اجنبی مرد کے ساتھ انٹرنیٹ کے ذریعہ خط وکتابت کرنا :

ایک ایسے مرد کے ساتھ خط وکتابت کی جو آپکے لیے اجنبی تھا، اگرچہ بعد میں اس اجنبی مرد نے آپ کا رشتہ بھی طلب کیا ہے، لیکن ہزاروں افراد اور مرد ایسے ہیں جو ایسا نہیں کرتے بلکہ وہ عورت کو اپنے پھندے میں پھنسا کر اسے رسوا کرتے ہیں.

پھر یہی نہیں بلکہ اس طریقہ پر قائم ازدواجی تعلقات میں شک وشبہ اور تہمت وغیرہ ضرور رہتی ہے. جس کے نتیجہ میں شادی کامیاب نہیں ہوتی.

بر (26890) اور (10221) کے جوابات میں بیان کر چکے ہیں آپ اس کا ضرور مطالعہ کریں.

3- فائدہ پر قرض کے نام سے سودی قرض حاصل کرنا جس کو نام تبدیل کر کے حلال کرنے کی کوشش کی گئی ہے.

آپ نے اس کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ :

"میرا منگیتر عنقریب ایک بنک سے فائدہ پر قرض حاصل کر رہا ہے تاکہ ہماری شادی کی رسومات مکمل ہو سکیں"

، دین کو لوگوں نے "قرض" کا نام دے رکھا ہے جو حقیقت کے اعتبار سے ہے، اگرچہ بنکوں نے حیلہ کرتے ہوئے اسے نفع کا نام دیا ہے حالانکہ اس کی حقیقت تو سودی فائدہ کے ساتھ قرض حاصل کرنا ہی ہے.

اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (36408) کے جواب میں دیکھ سکتی ہیں.

4- منگنی کے عرصہ میں ایک دوسرے سے بات چیت کرنا :

آپ نے اپنے سوال میں یہ کہا ہے کہ :

"میری منگنی کے کچھ عرصہ بعد ہم ٹیلی فون کے ذریعہ بات چیت کرنا شروع کر دی تھی (مجھے علم ہے ہم نے اس میں غلطی کی خاص کر عقد نکاح سے قبل ہی بات چیت شروع کر دی)"

یہ منگیتر کے ساتھ خلوت کرنے یا اس کے ساتھ جانے یا اس میں اور وسعت کرتے ہوئے اختلاط کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے، اور بات چیت سے گریز کیا جائے خاص کر ٹیلی فون کے ذریعہ جبکہ پاس کوئی نگرانی کرنے والا یا پھر کوئی محرم نہ ہو، کیونکہ اس کے بہت غلط نتائج نکل سکتے ہیں"

منگیتر کے ساتھ تعلقات کی حدود جاننے کے لیے آپ سوال نمبر (7757) اور (2572) اور (20069) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

5- شادی میں شرط رکھنا :

آپ نے کہا ہے کہ :

"کیا یہ بات معقول ہے کہ قبیلوں اور اشراف قسم کے لوگوں کی بیٹیوں کی مشکل شروط اور مطالبات نہیں ہوتے ؟"

، ہاں یہ معقول ہے : خاوند پر سخت شرطیں لگانا جس کی بنا پر ازدواجی زندگی میں عقدے پیدا ہوں، اور ہو سکتا ہے ان شروط میں ایسا کام ہو جس کی خاوند کو استطاعت وطاقت ہی نہ ہو، جس کی بنا پر خاوند کی نفسیات اور بیوی اور سسرال والوں کے ساتھ تعلقات میں سلبی اثرات مراتب ہونگے.

شکل قسم کی شروط اور مطالبات کرنا کوئی عقلمندی نہیں، اور نہ ہی اس میں شرف و مرتبہ ہے دیکھیں فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا سارے جہان کی عورتوں کی سردار اور سید المرسلین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی لخت جگر ہیں، لیکن انہوں نے اپنی شادی میں کوئی سخت شرط نہیں لگائی، اور نہ ہی کوئی زیادہ مطالبات کیے.

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بیٹیوں اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی بیٹیوں کے متعلق کہا جاسکتا ہے کہ انہوں نے بھی کوئی ایسی شرط نہیں لگائی حالانکہ یہ سب مقام و مرتبہ اور حسب و نسب اور شرف و عقل اور دین والی تھیں.

علی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کو شادی کے لیے ایک چادر اور ایک مشکیزہ اور ایک چمڑے کا تکیہ جس میں اذخر گھاس بھری ہوئی تھی تیار کیا اور یہ اشیاء دیں"

ر (644) سنن نسائی حدیث نمبر (3384) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے.

، مطہرہ میں تو وہ کچھ وارد ہے جو آپ کے گمان کے خلاف ہے یعنی منگنی میں آسانی اور عقد نکاح اور شادی کے اخراجات میں کمی ہونی چاہیے.

شہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"عورت کی خیر و برکت اور سعادت میں یہ چیز شامل ہے کہ اس سے منگنی آسان ہو اور اس کا مہر کم ہو"

ر (23957) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (2235) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

6- بیوی کا اپنے خاوند کی خدمت بجا لانا :

آپ کا یہ کہنا کہ :

ثرے میں مرد یہ بھول چکے ہیں کہ اسلام میں گھر کے کام کاج کی ذمہ داری خاوند کی ہے، وہ آزاد ہے چاہے خود کرے یا پھر ملازمین سے کرائے، اور اگر بیوی کرتی ہے تو یہ اس کی جانب سے احسان و کرم ہے!"

ور اکثر کا قول یہی ہے لیکن یہ ضعیف اور مرجوح قول ہے صحیح نہیں کہ عورت گھر کے کام کاج کرتی ہے تو یہ اس کا احسان اور کرم و فضل ہوگا، بلکہ گھریلو کام کاج تو عورت پر واجب ہیں اس میں کسی بھی قسم کا کوئی شک نہیں، بلکہ یہ ہے کہ عورت اپنی استطاعت اور قدرت کے مطابق گھریلو کام کاج کریگی.

خ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

پنے خاوند کی خاوند اچھے طریقہ سے بجا لانا واجب ہے، اور یہ حالات کے مطابق مختلف ہوگی، لہذا دیہاتی عورت کی خدمت شہری عورت کی طرح نہیں، اور طاقتور عورت کی خدمت کمزور عورت جیسی نہیں"

ی (561/4).

ور شیخ عبد اللہ بن جبرین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

یں نے ایک اخبار میں کسی عالم دین کا فتوی پڑھا ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ :

ا پنے خاوند کی خدمت کرنا اصلا واجب نہیں بلکہ خاوند نے تو اس سے عقد نکاح صرف استمتاع کے لیے کیا ہے، رہا یہ کہ عورت اپنے خاوند کی خدمت کرے تو یہ حسن معاشرت میں شامل ہوتا ہے.

نتوی میں کہا گیا ہے کہ : اگر کسی بھی سبب کے باعث بیوی اپنے خاوند کی خدمت نہیں کرتی یا اپنا کام کاج نہیں کرتی تو خاوند کے ذمہ ملازم اور خادم لانا واجب ہے.

ت صحیح ہے یا غلط، الحمد للہ یہ اخبار اتنا مشہور نہیں کہ ہر کوئی یا پھر اکثر لوگ اسے خریدتے اور مطالعہ کرتے ہوں، وگرنہ اگر عورتوں نے یہ فتوی پڑھ لیا تو کچھ خاوند کنوارے اور بغیر بیوی کے ہو جائیں گے؟

خ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

، اور نہ ہی اس پر عمل ہے؛ کیونکہ صحابیات اپنے خاوندوں کی خدمت کیا کرتی تھیں جیسا کہ اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ تعالی بیان کرتی ہیں کہ وہ اپنے خاوند زبیر بن عوام رضی اللہ تعالی عنہا کی خدمت کیا کرتی تھیں، اور اسی طرح فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہ بھی اپنے خاوند علی رضی اللہ تعالی عنہا کی خدمت کرتیں، اور اسی

ج تک مسلمانوں کا عرف یہی ہے کہ بیوی اپنے خاوند کی خدمت کرتی ہے، یعنی کھانا پکانا اور اسکا لباس وغیرہ دھونا اور برتن صاف کرنا اور گھروں کی صفائی وغیرہ کرنا.

ی طرح جانوروں کو پانی پلانا اور ان کا دودھ دھونا اور کھیتی باڑی وغیرہ میں شریک ہونا ہر وہ کام جو عورت کے مناسب ہے کرنا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے آج تک اس عرف پر ہی عمل چل رہا ہے اور اس کا کوئی انکار نہیں کرتا.

بیوی کو ایسا کام کرنے کا نہیں کہنا چاہیے جس میں بہت زیادہ مشقت و صعوبت پائی جائے، بلکہ اس سے وہی کام کرائیں جائیں جو عادت اور طاقت کے مطابق ہوں"

، سبحانہ و تعالی ہی توفیق دینے والا ہے.

ۃ (663-662/2).

مزید آپ سوال نمبر (12539) اور (10680) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

7- ڈرامے اور فلمیں دیکھنا :

آپ کا کہنا کہ : "میں ڈرامے اور فلمیں دیکھنا حرام نہیں سمجھتی"

یہ بات غلط ہے؛ کیونکہ فلموں اور ڈراموں میں بہت ساری خرابیاں اور غیر شرعی امور پائے جاتے ہیں مثلا بے پردا اور غلط قسم کی عورتوں کا ٹی وی سکرین پر آنا، اور محبت و عشق کے قصے، اور شراب نوشی اور مرد و عورت کے حرام تعلقات، اور جرائم کی نشر و اشاعت اور اخلاق کریمہ اور اخلاق حسنہ کے خلاف ؛

ڈرامے اور فلموں کی حرمت کے متعلق تفصیل معلوم کرنے کے لیے سوال نمبر (13956) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

8- آپ یہ کہنا کہ : "میرا منگیتر چاہتا ہے کہ میں گانے سننے اور فلمیں اور ڈرامے دیکھنا چھوڑ دوں، اور پینٹ زیب تن نہ کیا کروں اور سر پر رکھا جانے والا برقع پہنا کروں"

رہا مسئلہ گانے اور موسیقی سننے کا تو اس کی حرمت کے دلائل آپ سوال نمبر (43736) اور (5000) اور (5011) کے جوابات میں دیکھ سکتی ہیں.

بر (8555) کے جواب کا مطالعہ کر سکتی ہیں، اور فلموں اور ڈراموں کے بارہ میں ابھی اوپر کی سطوروں میں بیان ہو چکا ہے آپ ان سوالات کے جوابات ضرور دیکھیں.

م :

،کی بات یہی ہے کہ آپ کے سوال میں ان اشیاء کا ذکر ہوا جو آپ کے منگیتر کو اچھی نہیں لگیں لیکن آپ کے لیے وہ جائز ہیں، وہ یہ کہ آپ کے والد کا آپ کے منگیتر کے سامنے یہ شرط رکھنا کہ وہ آپ کے لیے خادمہ اور نوکرانی کا انتظام کریگا.

جیسا کہ آپ نے سوال میں کہا ہے کہ : "میرے والد کی اس شرط پر پوری قوت کے ساتھ اعتراض کر رہا ہے کہ عقد نکاح میں یہ شرط رکھی جائیگی کہ وہ خادمہ اور نوکرانی کا انتظام کریگا"

لیکن گھر میں خادمہ اور نوکرانی کی موجودگی میں کے احکام ہیں اور اسی طرح کچھ خرابیاں بھی پائی جاتی ہیں انہیں معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (22980) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

م :

ہ اشیاء ایسی بھی ہیں جو منگیتر چاہتا ہے اور وہ صحیح ہیں آپ کے لیے ان میں سے کسی کا بھی انکار کرنا صحیح نہیں وہ درج ذیل ہیں :

1- آپ کا یہ کہنا کہ :

ر میں اس کے اور اس کی اولاد کے لیے مکمل طور پر فارغ ہو جاؤں، اور اپنی زندگی ان کے لیے وقف کر دوں اور اس کے لیے اپنی ملازمت اور اپنے آپ کو بالکل بھول جاؤں، اور تعلیم مکمل کرنے یا پھر اپنی ملازمت بہتر بنانے یا جاری رکھنے یا کوئی اور کام کرنے سے سارے خواب بالکل ختم کر دوں، اور اسی

سلہ میں ہم آپ سے یہی عرض کریں گے کہ عورت کا اپنے گھر اور اولاد اور خاوند کے لیے اپنے آپ کو فارغ کر لینا ہی سب سے عظیم کام ہے، یہ ایسا عمل ہے جو عظیم الشان ہونے کے ساتھ ساتھ مدت کے اعتبار سے بھی عظیم ہے حتی کہ مادی طور پر خرچ کرنے سے بھی جو کہ اس کا خاوند گھر سے باہر رہ کر پو

پ میں بھی عورتیں یہ آواز بلند کر رہی ہیں کہ عورت اپنے اسی کام کی طرف واپس پلٹ آئے جو اسے بہتر بناتا ہے اور اس کی عزت و تکریم اور مروت کا باعث ہے اور وہ گھر کا کام کاج ہے کہ وہ گھریلو عورت بن کر رہے، جس کے لیے تو دن اور رات بھی کافی نہیں، اور اگر وہ مستقل طور پر ملازمت کرتی ہو اور گھ

2- آپ کا یہ کہنا کہ :

ہے کہ میں گانے اور موسیقی چھوڑ دوں، اور فلموں اور ڈراموں کا مشاہدہ ختم کر دوں، اور پینٹ شرٹ نہ پہنوں اور سر پر رکھا جانے والا برقع زیب تن کروں"

ن امور کے بارہ میں ہم پہلے تنبیہ کر چکے ہیں.

3- آپ کا یہ کہنا کہ :

"اس کی رائے یہ ہے کہ میں اپنے گھر والوں کے ساتھ جہاں بھی تفریح کے لیے جاتی ہوں (بازار اور ساحل سمندر اور تفریحی پارک وغیرہ) جہاں مرد و زن کا اختلاط ہوتا ہے وہاں وہ مجھے نہیں لے جا سکتا"

یں ہم یہی عرض کریں گے کہ اس مسئلہ میں سچا ہے کیونکہ یہ جگہیں تو مرد و زن کے اختلاط سے اٹی ہوتی ہیں، لیکن بعض اماکن میں اس کے لیے اختلاط سے بچنا ممکن ہے، اس لیے وہ جانے کے لیے ان میں سے مناسب جگہوں اور وقت کا انتخاب کر سکتا ہے.

ں کا آپ کو ان جگہوں پر نہ لے جانے کی وجہ اس کی آپ پر غیرت ہے، اور یہ چیز قابل تعریف ہے کہ آپ کے خاوند میں آپ کے لیے غیرت پائی جاتی ہے، اور پھر یہ غیرت بری نہیں کہ اس میں کوئی شک و ریب پایا جائے بلکہ یہ تو قابل تعریف ہے جس کے وجود کی بنا پر آپ کو اسے داد دینی چاہیے، بلکہ آپ

مزید آپ سوال نمبر (8901) کے جواب کا مطالعہ کریں کیونکہ اس میں ایسے تفریحی مقامات جہاں غلط امور پائے جاتے ہوں میں جانے کے متعلق مستقل فتوی کمیٹی سعودی عرب کا فتوی بیان ہوا ہے.

م :

ہ عرض کریں گے کہ ازدواجی زندگی بہت اچھی اور شاندار ہوتی ہے، اور یہ ایک دوسرے کے ساتھ افہام و تفہیم اور سمجھوتہ پر مبنی ہوتی ہے، اس کے استقلال اور دائمی ہونے کی بنا پر اللہ تعالی اس میں خاوند اور بیوی کے مابین محبت و مودت اور پیار پیدا کرتا ہے.

س کے لیے آنے والے رشتہ میں اور اس کی سوچ اور افکار میں فرق ہے اور سمجھوتہ نہیں تو پھر بہتر یہی ہے کہ اس کے ساتھ شادی سے اجتناب کرے، اور خاص کر جب رخصتی سے قبل ہی آپس میں اختلافات پیدا ہو جائیں، یا پھر رخصتی سے قبل ہی ایک دوسرے کے نظریات اور سوچ افہام و تفہیم میں فرق پید

ں نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اپنی اصلاح کریں، اور جن حرام امور پر ہم آپ کو تنبیہ کر چکے ہیں آپ ان افعال کو ترک کر دیں ان امور کا اس شادی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں، چاہے آپ یہ شادی نہ بھی کریں یہ امور پھر بھی حرام ہیں ان امور کو ترک کرنے کے بعد آپ کے لیے اپنے منگیتر سے سمجھوتہ کرنا آسان ہو

س سمجھوتہ پر راضی ہو گیا اور اس کا شرح صدر ہو گیا تو وہ آپ کی ساری مشکلات آسان کر دیگا تو اس طرح یہ شادی دونوں کے لیے بہتر ہوگی، اور اگر آپ ان امور کو اپنانے پر رضامند رہیں جن پر ہم تنبیہ کر چکے ہیں جو آپ کے لیے شرعا حلال نہیں تو پھر ہم آپ کے منگیتر کو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ وہ آپ سے

یہ کہ سعادت و خوشبختی اللہ سبحانہ و تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری میں ہے، اور جو شخص اللہ تعالی کی اطاعت کرتا ہے اللہ تعالی اسی کو شرح صدر عطا کرتا ہے، اور پھر جب اللہ سبحانہ و تعالی کسی مطیع شخص کو مبارک شادی اور اچھا خاندان عطا کرتا ہے تو وہ جنت خلد سے قبل اس دنیا میں ہی جنت میں داخل ہو جاتا ہے

یدا ہمیت کے لیے آپ سوال نمبر (22397) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

ر سبحانہ و تعالی ہی توفیق دینے والا ہے.

واللہ اعلم.

اسلام سوال و جواب

88125